21350 ـ كيا مانی ہوئی نذر اس سے بہتر میں بدلی جاسكتی ہے ؟

سوال

كيا میں اللہ تعالی كے لیے مانی ہوئی نذر كی جگہ اور چیز كو كسی اور میں بدل سكتا ہوں، نذر ماننے كے بعد میں نے دیكھا كہ دوسری جگہ پہلی سے زیادہ حقدار اور افضل ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

جی ہاں نذر كو اس سے بہتر اور افضل چیز میں بدلنا جائز ہے.

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالی " الاختیارات " میں كہتے ہیں:

" اور جس شخص نے معین (ایام) كے روزے ركھنے كی نذر مانی تو وہ اس سے افضل زمانے میں منتقل كرسكتا ہے" اھـ

دیكھیں: الاختیارات صفحہ نمبر (329).

اس كی مثال ایسے ہے كہ: اگر كسی نے منگل كا روزہ ركھنے كی نذر مانی تو اس كے لیے سوموار كا روزہ ركھنا جائز ہے كیونكہ یہ افضل ہے.

مستقل فتوی كمیٹی سے نذر كو اس سے بہتر اور افضل چیز میں بدلنے كے بارہ میں سوال كیا گیا تو اس كا جواب تھا:

" اصل تو یہی ہے كہ جب كسی انسان نے اپنی نذر كے لیے جگہ كی تعیین كرلی، مثلا اس نے صدقہ كرنے یا كسی معین جگہ میں مسجد تعمیر كرنے كی نذر مانی تو معین كردہ جگہ اور چیز میں نذر پوری كرنی لازم ہے، جب تك اس میں كوئی شرعی مانع نہ پایا جائے، لیكن یہ ہے كہ وہ اس سے بہتر اور افضل جگہ میں تبدیل كر سكتا ہے، مثلا حرمین شریفین میں، تو اس میں كوئی حرج نہیں.

اس كی دلیل نبی كریم صلی اللہ علیہ وسلم كا بوانہ جگہ میں اونٹ قربان كرنے كی نذر ماننے والے شخص كو یہ فرمان ہے كہ:

" كیا وہاں جاہلیت كے بتوں میں سے كوئی بت تھا؟

تو اس شخص نے جواب دیا: نہیں، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

کیا وہاں کوئی میلہ ٹھیلہ لگتا تھا:

تو اس نے کہا نہیں، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" تو تم اپنی نذر پوری کرو "

تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اسی جگہ نذر پوری کرنے کا حکم دیا جس کی اس نے نذر میں تعیین کی تھی، کیونکہ وہ شرعی مانع سے خالی تھی، اور نذر کو افضل جگہ منتقل کر کے پوری کرنے کی دلیل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا بیت المقدس میں نماز ادا کرنے کی نذر ماننے والے شخص کو یا فرمانا کہ:

" یہاں نماز ادا کرلو" اور اسے پھر دوبارہ فرمایا: " یہاں نماز ادا کرلو" اور پھر تیسری بار فرمایا: " پھر تمہاری مرضی"

اسے ابوداود اور احمد رحمہما اللہ نے روایت کیا ہے.

اللہ تعالی ہی توفیق بخشنے والا ہے. اھـ .